سورہ نمبر 106

تنزیلی نمبر 13

آیات 04

پارہ 30

مکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورہ قریش

فضیلت سورہ قریش

📖 حدیث میں آیا ہے کہ اگر اس سورہ کو کھانے پر پڑھا جائے تو اس کے ضرر سے انسان محفوظ ہوسکتا ہے۔
حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس سورہ کو پانی پر پڑھ کر دل کے مریض پر وہ پانی چھڑکا جائے تو وہ تندرست ہوجائے گا۔
اگر کوئی بھوکا آدمی اس کو طلوع آفتاب سے پہلے پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے روزی کا پہنچنا آسان کردےگا۔
(تفسیر نورالثقلین)

📖 امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک رکعت میں دو سورتوں کو جمع نہ کرو سوائے سورہ ضحیٰ و الم نشرح اور سورہ فیل و سورہ قریش کے۔ (ثقلین)

تعارفی نوٹ

⇦ **سورۃ قریش (106) — تعارفی نوٹ**

1. نام و معنی
اس سورہ کا نام "قریش" ہے۔ قریش مکہ کی سب سے بڑی قبیلہ کا نام ہے جو خانہ کعبہ کے متولی تھے۔ سورہ کا موضوع ہی قریش کی نعمتوں اور ذمہ داری سے متعلق ہے۔

2. مکی یا مدنی
یہ سورۃ مکی ہے۔ انداز و بیان، مختصر اور پرزور آیات اس بات کی گواہی دیتی ہیں۔

3. آیات کی تعداد
اس سورہ کی 4آیات ہیں۔

4. مرکزی موضوع
اہلِ قریش کو اللہ کی ان نعمتوں کی یاد دہانی کرانا جو انہیں دوسرے عرب قبائل پر حاصل تھیں — تجارتی سفر، امن، اور خانہ کعبہ کی برکت — تاکہ وہ صرف اللہ کی عبادت کریں۔

5. شان نزول / تاریخی پس منظر
یہ سورہ دراصل سورۃ الفیل کے بعد نازل ہوئی اور اس سے جڑی ہوئی ہے۔ چونکہ اللہ نے قریش کو ابرہہ کے حملے سے بچایا، اس لیے اب ان پر لازم ہے کہ وہ کعبہ کے رب کی عبادت کریں۔

6. پیغام / سبق
اللہ کی نعمتوں کا شکر یہی ہے کہ اس کی بندگی کی جائے۔ قریش کو یاد دلایا گیا کہ ان کا تجارتی اور معاشی عروج صرف خانہ کعبہ کی برکت سے ہے۔

وقت نزول

📖 مکہ ایک بے آب و گیاہ خشک وادی میں آباد ہے۔ یہاں کے لوگوں کی معیشت کا دار ومدار یمن اور شام سے تجارت پر قائم تھا۔ گرمیوں میں یہ لوگ شام کی طرف اور سردیوں میں یمن کی طرف بغرض تجارت سفر کرتے تھے۔
قریش والوں کو ایک تو کعبہ کی وجہ سے دوسرا ابرھہ کے حملے کی ناکامی کی وجہ سے تجارت کے لیے آنے جانے کے مختلف راستوں میں امن بلکہ تعاون حاصل تھا۔ اس آیت میں ان دو باتوں کی طرف اشارہ ہے کہ جس رب نے تمہیں تجارت کے ذریعے بھوک کے عذاب سے بچایا اور ابرھہ کو نابود کر کے امن دیا اس کی بندگی کرو۔ اس سے سورۃ الفیل اور سورۃ القریش میں ربط کا بھی علم ہو جاتا ہے۔ (کوثر)

قریش کی الفت کے لیے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1۔ لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۙ ١

قریش کو مانوس رکھنے کی خاطر۔

(بلاغ القرآن)

اہلِ حرم کو رزق دینا:

أَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَىٰ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ ← "کیا ہم نے انہیں ایک امن والے حرم میں جگہ نہیں دی، جہاں ہر چیز کے پھل ان کی طرف کھینچے چلے آتے ہیں؟"

(القصص، 28:57)

اہلِ قریش کو مکه میں امن کی نعمت دینا:

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ← "کیا انہوں نے نہیں دیکھا که ہم نے ان کے لیے ایک امن والا حرم بنایا، حالانکه ان کے گرد لوگوں کو اچک لیا جاتا ہے"

(العنکبوت، 29:67)

وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ ٣

اور (قسم) اس امن والے شہر کی

(تین، 95:3)

- **لفظی ترجمہ:**

إِيلافِ ← مانوس کرنے / الفت پیدا کرنے

قُرَيْشٍ ← قریش

بامحاورہ ترجمہ:

"قریش کو مانوس کرنے کے سبب"

- **شانِ نزول / تاریخی پس منظر**

اہلِ قریش کو اللہ نے غیر معمولی نعمتیں دیں:

- کعبہ کی خدمت
- حج پر آنے والے حاجیوں کی میزبانی
- تجارتی قافلوں کے سفر (یمن و شام) میں امن
- سیاسی و معاشی مرکزیت

یہی پس منظر ہے جس میں انہیں اللہ کی عبادت کی طرف متوجہ کیا گیا۔

2۔ اٖلٰفِهِمۡ رِحۡلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیۡفِۚ ۲

انہیں سردیوں اور گرمیوں کے (تجارتی) سفر سے مانوس کردیا۔

(طاہرالقادری)

تجارتی سفر اور معاشی نظام:
وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّن كُلِّ مَكَانٍ
"اللہ ایک بستی کی مثال دیتا ہے جو امن و سکون میں تھی اور اس کا رزق ہر طرف سے کشادہ آتا تھا"
(النحل، 16:112)

رزق کے لیے تجارتی وسائل:
فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللَّهِ
"جب نماز ختم ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو"
(الجمعة، 62:10)

موسموں کی گردش اور ان پر اللہ کی قدرت:
يُقَلِّبُ اللَّهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً
"اللہ دن اور رات کو بدلتا رہتا ہے، اس میں عبرت ہے"
(النور، 24:44)

شان نزول / تاریخی پس منظر

قریش کے دو بڑے تجارتی قافلے ہوتے تھے:

- **سردیوں میں** :یمن کی طرف (گرم علاقہ، اناج و خوشبو کی تجارت)
- **گرمیوں میں** :شام کی طرف (ٹھنڈا علاقہ، گندم، کپڑا اور اشیائے خوراک کی تجارت)

یہ دونوں سفر اللہ نے ان کے لیے آسان اور محفوظ بنا دیے تھے۔

اس زمانے میں مشرق بعید کے ممالک ہندوستان ، جاوا ، ملایا ، سماٹرا ، چین وغیرہ سے بحر ہند کے راستے جو سامانِ تجارت آتا تھا وہ یمن کے ساحل پر اترتا تھا۔ دوسری طرف یورپ سے آنے والے جہاز شام اور فلسطین کے ساحل پر لنگر انداز ہوتے تھے۔ اس کے بعد یمن سے سامانِ تجارت کو شام پہنچانے اور ادھر کا سامان یمن پہنچانے کے لیے خشکی کا راستہ استعمال ہوتا تھا۔ چناچہ

یمن اور شام کے درمیان اس راستے کی حیثیت اس زمانے میں گویا بین الاقوامی تجارتی شاہراہ کی سی تھی۔ ظاہر ہے یورپ کو انڈیا سے ملانے والا سمندری راستہ around the cape of good hopeتو واسکوڈے گا ما نے صدیوں بعد 1498 ء میں دریافت کیا تھا ' جبکہ بحیرئہ احمر کو بحر روم سے ملانے والی نہر سویز 1869 ء میں بنی تھی۔ حضور ﷺ کی ولادت سے تقریباً ڈیڑھ دو سو سال پہلے تک اس تجارتی شاہراہ پر قوم سبا کی اجارہ داری تھی۔ لیکن جب "سد مآرب" ٹوٹنے کی وجہ سے اس علاقے میں سیلاب آیا اور اس سیلاب کی وجہ سے اس قوم کا شیرازہ بکھر گیا تو یہ شاہراہ کلی طور پر قریش مکہ کے قبضے میں چلی گئی۔ قریش مکہ چونکہ کعبہ کے متولی تھے اس لیے پورے عرب میں انہیں عزت و عقیدت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اس زمانے میں جہاں کوئی بھی تجارتی قافلہ لٹیروں اور ڈاکوئوں کے ہاتھوں محفوظ نہیں تھا وہاں قریش کے قافلوں کو پورے عرب میں کوئی میلی نظر سے بھی نہیں دیکھتا تھا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ عرب کے تمام قبائل نے اپنے اپنے بت خانہ کعبہ میں نصب کر رکھے تھے۔ گویا ہر قبیلے کا "خدا" قریش کی مہربانی سے ہی خانہ کعبہ میں قیام پذیر تھا ' بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ قریش کے پاس یرغمال تھا۔ اس لیے عرب کا کوئی قبیلہ بھی ان کے قافلوں پر ہاتھ ڈالنے کی جرات نہیں کرسکتا تھا۔ چناچہ قریش کے قافلے سارا سال بلاخوف و خطر یمن سے شام اور شام سے یمن کے راستے پر رواں دواں رہتے تھے۔ گرمیوں کے موسم میں وہ لوگ شام و فلسطین کے سرد علاقوں جبکہ سردیوں میں یمن کے گرم علاقے کا سفر اختیار کرتے

تھے۔ آیت زیر مطالعہ میں ان کے اسی تجارتی سفر کا ذکر ہے۔

(بیان القرآن – اسرار احمد)

- اللہ قریش کو یہ یاد دلا رہا ہے کہ تمہارے یہ تجارتی سفر، موسمی حالات کے مطابق تمہارے لیے "معاشی ریڑھ کی ہڈی" بن گئے ہیں۔ یہ تمہاری عقل یا طاقت سے نہیں، بلکہ اللہ کی قدرت اور اس کی دی ہوئی امن و سہولت سے ہے۔

- **اس سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ کسی ملک و ملت کی خوشحالی ہو یا کسی فرد کی خوشحالی (جیسے قارون)، سب اللہ کا دین ہوتا ہے۔ کبھی انعام کے طور پر کبھی آزمائش/حجت تمام کے طور پر۔ (جیسے سورہ فجر میں بھی ہم پڑھ کر آئے۔)**

3۔ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِۙ ۳

لہٰذا ان کو چاہیئے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں۔

(فی ظلل القرآن)

اللہ ہی عبادت کے لائق ہے:
يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ
"اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا"
(البقرة، 2:21)

کعبہ کی ربوبیت کی نسبت:
فَلْيَضْعُوا عِندَ بَيْتِ اللَّهِ الْعَتِيقِ
"پس انہیں اللہ کے پرانے گھر کے پاس قربانی رکھنی چاہیے"
(الحج، 22:33)

عبادت اور شکر گزاری کا لازمی تعلق:
فَاعْبُدِ اللَّهَ وَاشْكُرْ لَهُ
"اللہ کی عبادت کرو اور اس کا شکر بجا لاؤ"
(العنکبوت، 29:17)

لغوی و صرفی تحقیق

- **فلیعبدوا** ←فعل امر، تاکید کے ساتھ "انہیں عبادت کرنی چاہیے"۔
- **رَبَّ** ←پرورش کرنے والا، مالک، نگران۔
- **هَذَا الْبَيْتِ** ←مراد ہے خانہ کعبہ، جو مکہ میں اللہ کی توحید کی علامت ہے۔

شان نزول / تاریخی پس منظر

اہلِ قریش کعبہ کے مجاور ہونے کے باوجود اللہ کی عبادت چھوڑ کر بتوں کی پرستش کرتے تھے۔ یہ آیت ان کو جھنجھوڑتی ہے کہ:
"یہ سب عزت و امن تمہیں اسی گھر کے رب کی وجہ سے ملا ہے، تو تمہیں اسی کی بندگی کرنی چاہیے۔"

یہاں ایک منطقی ربط قائم کیا گیا ہے:

- اللہ نے تمہیں امن دیا (آیات 1–2)
- اللہ نے تمہیں تجارت کے وسائل دیے
- لہٰذا تمہارا فرض ہے کہ صرف اسی کی عبادت کرو، نہ کہ بتوں یا جھوٹے معبودوں کی۔

اعتراض: "قرآن میں عبادت کا ذکر بار بار کیوں ہے؟ کیا یہ تکرار نہیں؟"

جواب: یہ تکرار نہیں بلکہ تاکید ہے، کیونکہ انسان سب کچھ دیکھ کر بھی ناشکری کرتا ہے۔ خاص طور پر قریش، جو خانہ کعبہ کے رب کو چھوڑ کر اس کے گرد رکھے ہوئے پتھروں کو پوج رہے تھے

"**عبادت**" کا مطلب انسان کے وجود کو **ایک مرکز پر مرکوز** کرنا ہے۔ جیسے زمین کا مرکز کششِ ثقل ہے، ویسے ہی **انسان کی روح کا مرکز اللہ کی بندگی ہے**۔ اگر وہ مرکز چھوڑ دیا جائے تو انسان بکھر جاتا ہے۔

4۔ الَّذِيۡۤ اَطۡعَمَهُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ ٤

وہ جس نے انھیں بھوک سے (بچا کر) کھانا دیا اور خوف سے (بچا کر) امن دیا۔

(عبدالسلام بھٹوی)

رزق و امن کو شکر سے جوڑنا:
وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّن كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللّٰهِ فَأَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ ← "اللہ نے ایک بستی کی مثال دی جو امن اور سکون میں تھی، اس کا رزق ہر طرف سے کشادہ آتا تھا، پھر انہوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی، تو اللہ نے انہیں بھوک اور خوف کا لباس چکھا دیا"
(النحل، 16:112)

- **لفظی ترجمہ:**
  الَّذِي ← وہ (رب) جس نے
  أَطْعَمَهُم ← انہیں کھلایا
  مِّن ← سے
  جُوعٍ ← بھوک
  وَآمَنَهُم ← اور امن دیا انہیں
  مِّنْ ← سے
  خَوْفٍ ← خوف
  بامحاورہ ترجمہ:
  "وہ (رب) جس نے انہیں بھوک سے بچا کر کھلایا اور خوف سے بچا کر امن دیا"

- **شان نزول / تاریخی پس منظر**
  مکہ کے گرد و نواح میں لوگ بھوک اور خوف سے دوچار تھے (جنگیں، قحط وغیرہ) مگر اہلِ حرم کو رزق اور امن عطا کیا گیا۔ خاص طور پر **واقعہ فیل** (جس کا ذکر پچھلی سورۃ میں ہے) کے بعد قریش کے دلوں میں مزید تحفظ بیٹھ گیا۔

- یہ آیت اللہ کی دو بنیادی نعمتوں کا ذکر کرتی ہے:
  1. **معاشی نعمت (کھانا)** ←بقا کے لیے ضروری۔
  2. **سماجی نعمت (امن)** ←سکون اور ترقی کے لیے ضروری۔
  انسان اگر یہ دونوں پائے، تو ہر چیز میں کامیاب ہو سکتا ہے۔

📖 **جب تک معاشرے میں اقتصادی و امنیت کے مسائل کو حل نہ کیا جائے اس وقت تک عبادت کی دعوت نہیں دی جاسکتی۔ (نور)**

📖 **حصول رزق کے لیے سفر کرنا اسلام میں پسند کیا گیا ہے۔ (رحلة الشتاء والصيف) (نور)**

❓ اعتراض: "دنیا میں آج بھی لوگ بھوک اور خوف کا شکار ہیں، پھر قرآن کہتا ہے اللہ ہی بچاتا ہے؟"

✅ جواب: قرآن یہ نہیں کہتا کہ ہر وقت ہر جگہ سب محفوظ ہوں گے، بلکہ یہ اصول بتاتا ہے کہ جو قوم اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرے گی اسے رزق اور امن دیا جائے گا، اور جو ناشکری کرے گی اسے بھوک اور خوف کا سامنا ہوگا (النحل 112 کی آیت اس کی وضاحت ہے۔ چیک کراس ریفرنس)۔

🔥 روحانی پہلو

دل کی بھوک (روحانی خلا) اور **دل کا خوف (اندرونی اضطراب)** صرف اللہ کی عبادت اور ذکر سے ہی ختم ہوتا ہے۔ اس آیت میں بیرونی اور اندرونی دونوں نعمتوں کی طرف اشارہ ہے۔

درسِ سورۃ

✏ **اے قریش، اپنے "ربِ کعبہ" کو پہچانو۔ جس "گھر" کی وجہ سے تمہاری ملکوں میں عزت و احترام ہے، سردی گرمی کی تجارتی قافلوں سے تمہیں دولت مند بنا دیا۔ اس کعبہ کہ اصل مالک کو پہچانو، اور صرف اُسی کی عبادت کرو۔**

قریش

- یہ سورۃ خصوصاً قبیلہ قریش کی یاد دہانی اور الفت کے لیے ہے، کہ ان کو یہ شرف اللہ نے دیا کہ وہ "اللہ کے گھر" کے پاس بسے اور اللہ کے گھر کو پاک صاف رکھتے ہیں، اور اللہ کے گھر کے زائرین کی خدمت کرتے ہیں۔ لہٰذا انکو پہلے یہ بات لازم آتی کہ انہیں چاہیے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں (فَلۡيَعۡبُدُوا رَبَّ هٰذَا الۡبَيۡتِۙ)، اور اسکو بُتوں سے پاک صاف کریں۔

- وہ ابراہیم و اسماعیل (علیہم السلام) تھے میرے بندے، جنہوں نے میرے حکم سے اس کعبہ کی دیواریں استوار کیں، پھر ہم نے تمہیں (اے قریش) ان کا جانشین بنایا، اور اب اپنے جد اسماعیل و ابراہیم کو یاد کرو، وہ میرے سچے مسلمان بندے اور پکے موحد تھے...

- "اور جب ہم نے کعبہ کو لوگوں کے اکٹھا ہونے کی جگہ اور امن کا مقام ٹھیرایا اور حکم دیا کہ مقامِ ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالو اور ابراہیم اور اسماعیل کو تاکید کی کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں ، اعتکاف کرنے والوں اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک رکھو۔ "(بقرہ، 2:125)

- "اور جب ابراہیم نے کہا کہ اے میرے رب، اس شہر کو امن کا شہر بنادے اور اس کے باشندوں کو، جو ان میں سے اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھیں ، پھلوں کی روزی عطا فرما اللہ نے کہا جو انکار کرے گا، میں اس کو بھی تھوڑے دنوں فائدہ دوں گا پھر اس کو آگ

کے عذاب کی طرف دھکیل دوں گا اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے" (بقرہ، 2:126)

- "رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَ يُزَكِّيۡهِمۡ‌ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ‏ ۱۲۹ (بقرہ، 2:129)
"اے ہمارے رب، اور ان میں ان ہی میں کا ایک رسول اٹھا جو ان کو تیری آیتیں سنائے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ کرے بے شک تو زبردست ہے، حکمت والا ہے"

- "پروردگار، میں نے ایک بے آب وگیاہ وادی میں اپنی اولاد کو تیرے محترم گھر کے پاس لا بسایا ہے۔ پروردگار، یہ میں نے اس لیے کیا ہے کہ یہ لوگ یہاں نماز قائم کریں، لہٰذا تو لوگوں کے دلوں کو ان کا مشتاق بنا اور انہیں کھانے کو پھل دے، شاید کہ یہ شکر گزار بنیں۔" (ابراہیم، 14:37)

- بیبی ہاجرہ کی سعی و دعا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے قدموں کے وسیلے سے اس بے آب و گیا زمین مین آب زمزم جاری ہوا۔

بایئبل کے مطابق جب حضرت ابراہیم علیہ السلام 86 سال کے تھے تو حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے تھے، اور 13 سال کے جب ہوئے تو ان کا اللہ کے ایک نئیں /covenant کے تحت ان کا "طہر" ہوا۔
اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام 100 سال کے ہوئے تو حضرت اسحاق علیہ السلام پیدا ہوئے۔

اب اسرائیلیات کی کہانی کے مطابق، بیبی سارہ کو اب بڑھاپے میں (90 سال کی عمر میں) اولاد ہوئی، تو آگے چل کر ان میں جیلسی پیدا ہوئی، اور بیبی ہاجرہ کو برداشت نہیں کرنے لگیں۔

> 📖 9But Sarah saw that the son whom Hagar the Egyptian had borne to Abraham was mocking her son, 10and she said to Abraham, "Expel the slave woman and her son, for the slave woman's son will never share in the inheritance with my son Isaac!" (Genesis, Ch: 21)

اس حساب سے ، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیبی ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو مکہ چھوڑا تھا تو اس وقت حضرت اسماعیل کم سے کم 14، 15 سال کے ہوں گے۔

اسرائیلیات کے مطابق حضرت اسماعیل علیہ السلام ایک اچھے تیرانداز بنے، اور ان کے والدہ نے ان کی شادی ایک مصری لڑکی سے کرادی۔ (شاید اس لیے کہ وہ خود بھی مصری تھی، کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے علاوہ ان کے رشتہ دار، جان پہچان والے مصر میں ہی رہتے ہوں گے)

> 📖 [20] God was with the boy as he grew up. He lived in the desert and became an archer. [21] While he was living in the Desert of Paran, his mother got a wife for him from Egypt. (Genesis, Ch. 21)

آگے چل کر حضرت اسماعیل علیہ السلام کے 12 بیٹے ہوتے ہیں۔

🕮 Descendants of Ishmael

After roaming the wilderness for some time, Ishmael and his mother settled in the Desert of Paran, where he became an expert in archery. Eventually, his mother found him a wife from the land of Egypt.[8] They had twelve sons each of whom became a tribal chief in one of the regions from Havilah to Shur (from Assyria to the border of Egypt).[9] His sons:[10]

1. Nebaioth (נְבָיוֹת *Nəḇāyōṯ*)

2. Kedar (קֵדָר *Qēḏār*), father of the Qedarites, a northern Arab tribe that controlled the area between the Persian Gulf and the Sinai Peninsula. According to tradition, he is the ancestor of the Quraysh tribe, and thus, ancestor of the Islamic prophet Muhammad.[11]

3. Adbeel (אַדְבְּאֵל *ʾAḏbəʾēl*)
4. Mibsam (מִבְשָׂם *Mīḇsām*)
5. Mishma (מִשְׁמָע *Mīšmāʿ*)
6. Dumah (דוּמָה *Ḏūmā*)
7. Massa (מַשָּׂא *Massāʾ*)
8. Hadad (חֲדַד *Ḥăḏaḏ*)
9. Tema (תֵימָא *Ṯēmāʾ*)
10. Jetur (יְטוּר *Yəṭūr*)
11. Naphish (נָפִישׁ *Nāfīš*)
12. Kedemah (קֵדְמָה *Qēḏəmā*)

Ishmael also had one known daughter, Mahalath or Basemath, the third wife of Esau.[12]

Abraham's corpse was not buried until Ishmael was sent news and after his arrival at the burial.[13] Ishmael died at the age of 137.[14]

(Wikipedia Ishamel)

اس لیے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور والدہ کی برکت سے یہ بے آب و گیاہ زمین آباد ہوئی۔ آب زمزم کا چشمہ جاری ہوا، درخت پودے کھیت اور پھل پھول پیدا ہونا شروع ہوئے۔
کعبۃ اللہ کی از سر نو تعمیر کے بعد، حج کا سلسلہ شروع ہوا۔ پوری دنیا سے لوگوں کا آنا جانا شروع ہوا۔

اس لیے یہ سورہ، ایک بار پر قریش کو یاد دلاتی ان نعمتوں کے بارے میں جو اللہ نے ان پر کیں۔ اس لیے ان کا پہلا فریضہ بنتا تھا کہ جس "کعبۃ اللہ" کے وہ رکھوالے ہیں، اس کے رب کی عبادت کا حق پہلے ادا کریں۔

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ
اظهر حسين ابڑو (اللهم اغفر له وارحمه)
8-جولاء-2023
3-اپریل، 2024
22- جون، 2025
1 سیپٹمبر، 2025